14296-دین پر عمل نہ کرنے والے کا انجام

سوال

دین پر عمل نہ کرنے والے کا انجام کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس طرح آپ کے لیے یہ واضح ہے کہ اسلام ہی اللہ تعالی کا دین ہے اوروہی دین حق ہے ، اوریہ وہی دین ہے جوسب انبیاء ورسول صلی اللہ علیہم السلام لے کرآئے جو بھی اس دین پر ایمان لایا اسے دنیا وآخرت میں اجر عظیم سے نوازا جائے گا ، اورجو بھی اس دین کے ساتھ کفر کا ارتکاب کرے گا اسے سخت قسم کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا ۔

جس طرح کہ اللہ تعالی ہی خالق ومالک اوراس جہاں میں ہرچیز کا متصرف ہے ، اوراے انسان توبھی اس کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہی ہے تیرے لیے اللہ تعالی نے ہرچیز مسخرکردی اورتیرے لیے اپنی شریعت بنائ اورتجھے اس شریعت کی پیروی واتباع کا حکم دیا ۔

تواگر تونے اللہ تعالی کے احکامات کومانا اوراس کی اطاعت کی اورجس سے منع کیا گیا ہے اس سے رک گیا تواللہ تعالی نے جس چيز کا آخرت میں تیرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا اورتجھے جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل ہونگی ۔

اوراس کے ساتھ ساتھ دنیامیں بھی مختلف نعمتوں کی سعادت حاصل ہوگی مخلوق میں سب سے زیادہ عقل منداورپاکیزہ نفس کے مالک انبیاء ورسل اورصالحین اورمقرب فرشتے ہیں ۔

اوراگرآپ اپنے رب کے ساتھ کفراوراس کی نافرمانی کریں گے تودنیاوآخرت کی ناکامی ونقصان اٹھائيں گے اوردنیا وآخرت میں اللہ تعالی کی ناراضگی اورعذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور مخلوق میں سب سے گندی ترین مخلوق کے مشابہ اورسب سے زيادہ کم عقل گرے پڑے نفس کے مالک اورشیطانوں اورظالموں فسادیوں اورطاغوتوں میں سے ہوں گے ہم نے یہ سب کچھ اجمالی طورپربیان کیا ہے ۔

اب ہم تفصیل کے ساتھ کفر کا انجام ذکرکرتے ہیں :

1–کفر کا انجام خوف کا حصول اورعدم امن ہے :

اللہ تعالی نے ایمان والوں اورر سولوں کی اتباع کرنے والوں کے ساتھ اس دنیاوی اوراخروی زندگی میں مکمل امن کا وعدہ کیا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جولوگ ایمان لائے اوراپنے ایمان کے ساتھ ظلم کونہیں ملایا ان کے لیے ہی امن وسلامتی ہے اوروہ ہی ھدایت یافتہ ہیں}۔الانعام (82) ۔

اوراللہ تعالی ہی امن وسلامتی دینے والا اورحفاظت کرنے والا ہے اوراس جہان میں پائ جانے والی ہرچيزکا مالک بھی وہی ہے ، اورجب اللہ تعالی اپنے کسی بندے کواس کے ایمان کی بنا پرپسند فرمالیتا ہے تواللہ تعالی اسے امن وسلامتی اوراطمنان وسکون نصیب کرتا ہے ۔

اورجب کوئی آدمی اللہ تعالی کے ساتھ کفر کرتا ہے تواللہ تعالی اس سے اسے کے امن وسلامتی اوراطمنان وسکون کوچھین لیتا ہے ، توآپ اسے ہروقت آخرت میں اپنے انجام سے خوفزدہ ہی دیکھیں گے ، اوروہ اپنی جان پر آفات وامراض سے خوفزدہ رہتا ہے ۔

اوراسی طرح وہ دنیا میں اپنے مستقبل سے بھی خوفزدہ رہنے کی بنا پراپنی جان ومال کی انشورنش کرواتا پھرتا ہے ، اس لیے کہ اسے امن وسلامتی حاصل ہی نہیں ہوتی اوراس کا اللہ تعالی پر بھی توکل وبھروسہ نہیں ہے ۔

2–زندگی میں تنگی :

اللہ تعالی نے انسان کوپیدافرمایا اوراس کے لیے اس جہان میں پائی جانے والی ہرچیز کومسخر کردیا ، اورہر مخلوق کے لیے اس کی روزی اور عمر بھی تقسیم کردی ، آپ دیکھتے ہیں کہ پرندہ اپنے گھونسلے سے رزق کی تلاش میں نکلتا ہے اورایک سے دوسری ٹہنی پر منتقل ہوتا رہتا اور سریلی آواز میں چہچاتا ہے ۔

اورانسان میں ان مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جن کی اللہ تعالی نے روزي اور عمر تقسیم کررکھی ہے ، تواگر یہ انسان اپنے رب پرایمان لائے اوراس کی شریعت پراستقامت اختیار کرے تواللہ تعالی اسے سعادت واستقرار نصیب کرتا ہے اوراس کے معاملات آسان کردیتا ہے ، اگرچہ اس کے پاس زندگی گزارنے کے لیے وافر مقدار میں اشیاء نہ بھی ہوں ۔

اوراگر وہ اپنے رب کے ساتھ کفر کاارتکاب اوراس کے عبادت کرنے سے تکبر کرتا ہے تواللہ تعالی اس کی زندگی تنگ اوراجیرن بنادیتا ہے اوراس پر ہرقسم کے غم وپریشانیاں جمع کردیتا اگرچہ اس کے پاس ہر قسم کی راحت وآسائش کے وسائل اورسازوسامان کی انواع واقسام ہی کیوں نہ ہوں ۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں کے افراد کوہر قسم کے آسودگی کے وسائل مہیا کیے گئے ہیں ان میں خودکشی کرنے والوں کی کثرت پائی جاتی ہے ؟

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ صرف زندگی کا نفع حاصل کرنے کے لیے سازوسامان اورسفروں کی کئی قسموں میں اسراف وفضول خرچی کی جاتی ہے ؟

اوراس اسراف وفضول خرچی کا سبب یہ ہے کہ دل ایمان سے خالی اور تنگی کا احساس وشعور ، اوران پریشانیوں اورقلق کوختم کرنے کے لیے مختلف قسم کے جدیدوسائل استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے سچ ہی فرمایا ہے :

.{اورہاں جوبھی میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی ، اورہم اسے قیامت کے روزاندھا کرکے اٹھائیں گے }.طہ (124) ۔

3–وہ اپنے نفس اوراپنے اردگرد کے جہان سے مقابلہ میں زندگی گزارتا ہے :

یہ اس لیے ہے کہ اس کا نفس توفطرت توحید پرپیدا کیا گیا ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اللہ تعالی کی وہ فطرت جس پر لوگوں کوپیدا کیا ہے }.الروم (30) ۔

اوراس کا جسم تواپنے خالق ومالک کے سامنے جھک گیا اوراپنے خالق کے نظام پرچلنے لگا توکافر نے اس فطرت کوتوڑکررکھ دیا اورایمان لانے سے انکار کیا ۔

اوراپنے رب کے احکامات واوامر کی مخالفت کرتے ہوئے اختیاری امور میں زندگی گزارتا ہے ، تواگراس کا جسم اللہ تعالی کا مطیع وفرمانبردار ہے تواس کا اختیاراس کے مخالف ہے ۔

اوروہ اپنے اردگرد کے ماحول کے ساتھ وہ مقابلہ میں رہتے ہے، یہ اس لیے کہ اس لیے کہ اس جہان میں بڑی سے بڑي چیز سے چھوٹی سے چھوٹی چیزاللہ تعالی کی مقرر کرتا تقدیر پر چلتی ہے
۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوااوروہ دھواں ساتھا تواللہ تعالی نے اسے اورزمین کو فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤیا ناخوشی سے دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں}۔ فصلت (11)
۔

بلکہ اس جہان میں جو اپنے آپ کو اللہ تعالی کے سپرد کردیتا ہے تووہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اورجو اس کی مخالفت کرے اسے ناپسند کیا جاتا ہے، اورکافر ہی اس مخلوق میں حد سے بڑھا ہوا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی کی مخالفت کے لیے تیارکررکھا ہے اوراس کی مخالف پردوسروں کی مدد کرتا ہے، تواسی لیے آسمان وزمین اورساری مخوقات کا حق ہے کہ ایسے کافر سے بغض رکھے اوراس کے کفر والحاد سے بھی نفرت وبغض رکھے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اروان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ ورحمن نے بھی اولاد اختیار کی ہے، یقیناتم بہت بری اوربھاری چیزلائے ہو، قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اورزمین شق ہوجائے اورپہاڑریزہ ریزہ ہوجائیں، کہ وہ رحمن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے، اوریہ رحمن کی شان کے لائق نہیں کہ وہ اولادرکھے، آسمان وزمین میں جوبھی ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالی کے غلام بن کرہی آنے والے ہیں}۔ مریم (88–93)۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے فرعون اوراس کے لاؤلشکر کے بارہ میں فرمایا :

{ان پر نہ توآسمان وزمین روئے اورنہ انہیں مہلت ہی ملی}۔ الدخان (29)۔

4–وہ جاھلیت کی زندگی بسر کرتا ہے :

اس لیے کفر جہالت بلکہ ایک عظیم جہالت ہے جس سے بڑھ کرکوئ جہالت ہوہی نہیں سکتی، کیونکہ کافر اپنے رب سے جاہل ہے، وہ یہ دیکھتا اورمشاھدہ کرتا ہے کہ یہ ساراجہان اس کے رب نے پیدا کیا اوربالکل بدیع طور پر بنایا ہے ۔

اوراپنے نفس کی عظیم الخلقت اورصنعت جلیل بھی دیکھتا ہے اوراس کے باوجودوہ اس جہان کے پیدا کرنے والے اوراس کے نفس وجان کو ترکیب دینے والے سے غافل ہے تو کیا یہ ایک عظیم جہالت نہیں ؟ ؟

5–اوراپنے اوپر اوراپنے اردگرد رہنے والوں پر بھی ظلم کرتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے :

اس لیے کہ اس نے اپنے آپ اس چیز کے لیے مسخر ومطیع کردیا جس کے لیے وہ پیدا ہی نہیں کیا گیا، اوراپنے رب کی عبادت کوچھوڑکرکسی اورکی عبادت کرتا ہے ۔

اورظلم یہ ہوتا کہ کسی چیز کواس کی جگہ کے علاوہ غیر مناسب جگہ پر رکھ دیا جائے، توپھر اس سے بڑھ کراورکونسا ظلم ہوگا کہ اللہ تعالی کی عبادت کے علاوہ کسی اورکی عبادت کی جائے جواس کا مستحق ہی نہیں ۔

لقمان حکیم نے شرک کی قباحت بیان کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا تھا جس کا ذکر اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے :

{اور جب لقمان نے وعظ کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے ! اللہ تعالی کے ساتھ شرک نہ کرنا یقیناً شرک ایک بڑا بھاری ظلم ہے }. لقمان (13) ۔

اور اپنے اردگرد انسانوں اور مخلوقات پر بھی ظلم کرتا ہے کہ اس لیے کہ اسے حقدار کے حق کا علم ہی نہیں ، اور انسانوں اور حیوانوں میں سے جس پر بھی اس نے ظلم کیا ہوگا وہ روز قیامت اس کے سامنے آکر اپنے رب سے قصاص کا مطالبہ کریں گے ۔

6–اس نے دنیا میں اپنے آپ کو اللہ تعالی کی ناراضگی اور غصہ کا باعث بنایا :

اور وہ دنیا میں اللہ تعالی کے غیض و غضب کا شکار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس پر مصائب وتکالیف اور حادثات نازل ہوتے اور جلد سزا دی جاتی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ بدترین سازشیں کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ اللہ تعالی انہیں زمین مین دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو ۔

یا انہیں چلتے پھرتے پکڑلے یہ کسی صورت میں اللہ تعالی کو عاجز نہیں سکتے ، یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑلے پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلی شفقت اور انتہائی رحم والا ہے } النحل (45–47) ۔

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح بھی ہے :

{کفار کو ان کے کفر کے بدلے میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تا وقتیکہ اللہ تعالی کا وعدہ آپہنچے یقیناً اللہ تعالی وعدہ خلافی نہیں فرماتے }. الرعد (31) ۔

اور ایک درسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے خوف وفکر ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے اور وہ کھیل کود میں مشغول ہوں }. الاعراف (98) ۔

جو بھی اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہو اس کی یہی حالت ہوتی ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے پہلی امتوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا :

{پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کرلیا ، ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا اللہ تعالی ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ وہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے }. العنکبوت (40) ۔

اور جس طرح آپ اپنے اردگرد کے لوگوں پر تکالیف ومصائب اور اللہ تعالی کی سزائیں اور عقاب نازل ہوتا دیکھتے ہیں ۔

7–اسے خائب وخاسر لکھ دیا جاتا ہے :

وہ اپنے ظلم کے بنا پر دلوں اور روحوں کے بہت ہی عظیم نفع جو اللہ تعالی سے مناجات کی بنا پر اللہ تعالی کی معرفت اور انسانوں کی محبت اور اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ امن وسکون سے محروم ہوجاتا ہے ۔

اور اسے دنیا کا خسارہ حاصل ہوتا ہے اس لیے کہ وہ دنیا میں حیرانی وپریشانی کی زندگی بسر کرتا ہے اور پھر اپنے نفس کا بھی خسارہ اٹھاتا ہے جس کی بنا پر وہ مال و دولت جمع کرتا تھا کیونکہ اس نے اپنے نفس کو اللہ تعالی کی اطاعت میں مسخر نہں کیا حالانکہ اسے پیدا ہی اسی لیے کیا گیا تھا ۔

اور نہ ہی اسے دنیا کی سعادت حاصل ہوسکی کیونکہ اس کی زندگی بھی شقی بدبخت کی طرح گزری اور اسے موت بھی بدبختی کی آئی اور میدان محشر میں بھی اشقیاء وبدبختوں کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جس شخص کا پلڑا ہلکا ہوگا تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے } الاعراف (9) ۔

اور اپنے اہل عیال کا بھی خسارہ کیا اس لیے کہ وہ ان کے ساتھ اللہ تعالی کے کفر پر ہی زندگی بسر کرتا رہا اس لیے وہ سب بھی اس کی طرح شقی وبدبخت اور تنگی میں برابر ہیں اور ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

{اور ایماندار صاف کہیں گے کہ حقیقی نقصان وخسارہ پانے والے وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہیں } الشوری (45) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے اس طرح فرمایا :

{آپ کہہ دیجئے کہ حقیقی نقصان اٹھانے والے تو وہ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے ، یاد رکھو یہ واضح اور کھلم کھلا نقصان یہی ہے }

الزمر (15) ۔

اور روز قیامت ان سب کو جہنم کی جانب دھکیلا جائے گا اور وہ بہت کم قرار والی جگہ ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی نے اس کا ذکر کچھ یوں فرمایا ہے :

{ظالموں اور ان کے ہمراہیوں کو اور جن کی وہ اللہ تعالی کے علاوہ عبادت کرتے تھے ان سب کو جمع کرکے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو ، اور انہیں ٹھرا لو ، اس لیے کہ ان سے ضرور پوچھ گچھ ہونے والی ہے } الصافات (22-23)

بلاشبہ وہ ساری زندگی اپنے رب کے ساتھ کفر اور اللہ تعالی کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہوا بسر کرتا ہے ۔

حالانکہ اللہ تعالی نے اسے عدم سے وجود دیا اور اس پر اپنی ساری نعمتیں مکمل کیں تو پھر وہ کس طرح کسی اور کی عبادت کرتا پھرتا ہے اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر کسی اور سے دوستی ومحبت کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کا شکریہ ادا کرتا پھرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

اس سے بڑھ کر انکار اور کفر اور کیا ہوگا ؟ اور اس سے بھی زیادہ شنیع اور قبیح ناپسندیدگی اور کیا ہوگی ؟

9–وہ حقیقی زندگی سے محروم رہتا ہے :

اس لیے کہ زندگی کا حقدار تو وہی ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور اپنے پیدا ہونے کی غرض وغایت کو پہچانے ، اور اپنے انجام کا خیال رکھے ، اور اپنے دوبارہ اٹھنے کا اسے یقین ہو ، اور ہر حقدار کے حقوق کو پہچانتے ہوئے ادا کرے ، کسی کا حق غصب نہ کرے ۔

اور مخلوق میں سے کسی کو بھی اذیت وتکلیف نہ دے تو وہ ایک سعادت مندی کی زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا وآخرت میں اس نے ایک اچھی اور بہتر زندگی حاصل کرلی ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{جو شخص بھی اعمال صالحہ کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن ہو مومن تو ہم اسے یقینا نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان اعمال صالحہ کا بدلہ بھی بہتر اور اچھا دیں گے }.النحل (97)۔

اور ایک اور مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{اللہ تعالی تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے }.الصف (12)۔

لیکن وہ شخص جو اس دنیا میں جانوروں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا اور نہ ہی اپنی زندگی کا مقصد اور نہ ہی اسے انجام کی کچھ خبر ہے ؟

اس کا تو مقصد صرف کھانا پینا اور سونا ہو ۔ ۔ ۔ ۔ تو پھر ان جانوروں اور اس کے درمیان کیا فرق ہوا بلکہ وہ تو ان جانوروں سے بھی گیا گزرا اور گراہوا ہے ۔

اللہ جل شانہ نے اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہوئے فرمایا :

{اور ہم نے جہنم کے لیے بہت سارے جن وانسان پیدا کیئے ہیں جن کے دل تو ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں ، اور ان کی آنکھیں ہیں لیکن وہ ان سے حق کو دیکھتے ہی نہیں ، اور ان کے کان ہیں لیکن وہ ان سے حق سنتے ہی نہیں

یہ لوگ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ تو ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں بلکہ یہی لوگ غافل ہیں }الاعراف (179)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں ، وہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں }.الفرقان (44)۔

10–وہ دائمی عذاب میں ہوگا :

اس لیے کہ کافر ایک قسم کے عذاب سے دوسری قسم کے عذاب میں منتقل ہوتا رہے گا ، اور جب دنیا سے نکل کر آخرت میں جائے گا تو اس میں مصائب وآلام جھیلتا ہوا جائے گا ۔

اور اس کے سب سے پہلے مرحلے میں ہی موت کے فرشتوں سے بھی پہلے عذاب کے فرشتے نازل ہوکر اسے مستحق شدہ عذاب چکھانا شروع کردیں گے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{کاش کہ تو دیکھتا کہ جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مارمارتے ہیں اور کہتے ہیں تم جلنے کا عذاب چکھو} الانفال (50) ۔

اورجب اس کی روح نکل جاتی اوراسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو بہت شدید قسم کے عذاب کا سامنا کرتا ہے ۔

اللہ تعالی نے آل فرعون کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا :

{وہ ہر صبح اورشام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اورجس دن قیامت قائم ہوگی (فرمایا جائے گا) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو} غافر (46)

اورپھر جب قیامت کا دن ہوگا اورساری مخلوق اٹھا کراکٹھی کی جائے گی ، اوراعمال پیش کیئے جائیں گے ، اورکافر جب یہ دیکھے گا کہ اللہ تعالی نے اس کے سارے کے سارے اعمال اس کتاب میں جمع کردیے ہیں ۔

اللہ تعالی نے اس کتاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اورنامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائيں گے توآپ دیکھیں گے کہ گنہگاراس کی تحریر سے خوفزدہ ہورہیں ہوں گے اوروہ یہ کہیں گے ہائے افسوس ہماری خرابی یہ کتاب کیسی ہے جس نے نہ توکوئی چھوٹا اورنہ ہی بڑا گناہ چھوڑا ہے اورجوکچھ انہوں نے کیا ہوگا وہ اسے اس کتاب میں موجود پائيں گے اورآپ کا رب کسی پر بھی ظلم وستم نہیں کرے گا} الکھف (49) ۔

اورپھر وہاں کافر کی تمنا اورخواہش ہوگی کہ کاش وہ مٹی ہوچکا ہوتا ، اللہ تعالی نے اس کی اس خواہش کو اس طرح بیان کیا ہے :

{جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا ، اورکافر یہ کہے گا کہ کاش ! میں مٹی ہوجاتا} النباء (40) ۔

اوراس دن سختی اورھولناکی کی بنا پر انسان یہ چاہے گا کہ اگر وہ زمین کی ساری اشیاء کا مالک بن جائے اوراسے اس دن کے عذاب میں فدیہ دے کر عذاب سے بچ سکے ۔

اللہ تعالی نے اس کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے :

{اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر ہے اوراس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو تو بدترین سزا کے بدلہ میں یہ سب کچھ دے دیں ، اوران کے سامنے اللہ تعالی کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا گمان بھی انہیں نہ تھا} الزمر (47) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{گنہگار مجرم لوگ اس کے عذاب کے بدلے فدیہ میں اپنے بیٹوں ، اوراپنی بیوی اوراپنے بھائی اوراپنے کنبے قبیلے کوجواسے پناہ دیتے تھے اورروئے زمین پر سب لوگوں دینا چاہے گا تا کہ اسے اس عذاب سے نجات مل جائے} المعارج (11–14) ۔

اوراس لیے کہ دار آخرت دار جزا ہے اورتمناؤں اورخواہشات کا مقام نہیں لھذا اس دن انسان اپنے کیے کی سزا حاصل کرکے رہے گا اگراس نے اچھے کام کیے تواچھا بدلہ ملے گا اوراگر برے کام کیے تواس کا بدلہ بھی سزا کی صورت میں برا ہی ہوگا ۔

اورآخرت میں کافر کے لیے سب سے برا عذاب آگ کا ہوگا ، اوراللہ تعالی نے آگ میں جانے والوں کے لیے کئی قسم کا عذاب تیار کررکھا ہے تا کہ وہ اپنے کیے کی سزا پا سکیں ۔

اللہ تعالی نے اس کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

.{یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے، اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں گے }. الرحمن (43–44) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے پینے اور لباس کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

.{پس کافروں کے لیے تو آگ کے کپڑے کاٹ کر بنائے جائیں گے، اوران کے سروں کے اوپر سے سخت گرم کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا، جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور کھالیں گلادی جائیں گی، اوران کی سزا کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہیں }. الحج (19–21) ۔

واللہ اعلم .